ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ان ۱۳۴۹ ہجری شمسی ❁ محرم الحرام ۱۳۹۰ ہجری قمری ❁ مارچ ۱۹۷۰ عیسوی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائجیریا کے ظفراللہ الیاس صاحب
اور گیمبیا کے ٹی بی فون صاحب کے ساتھ

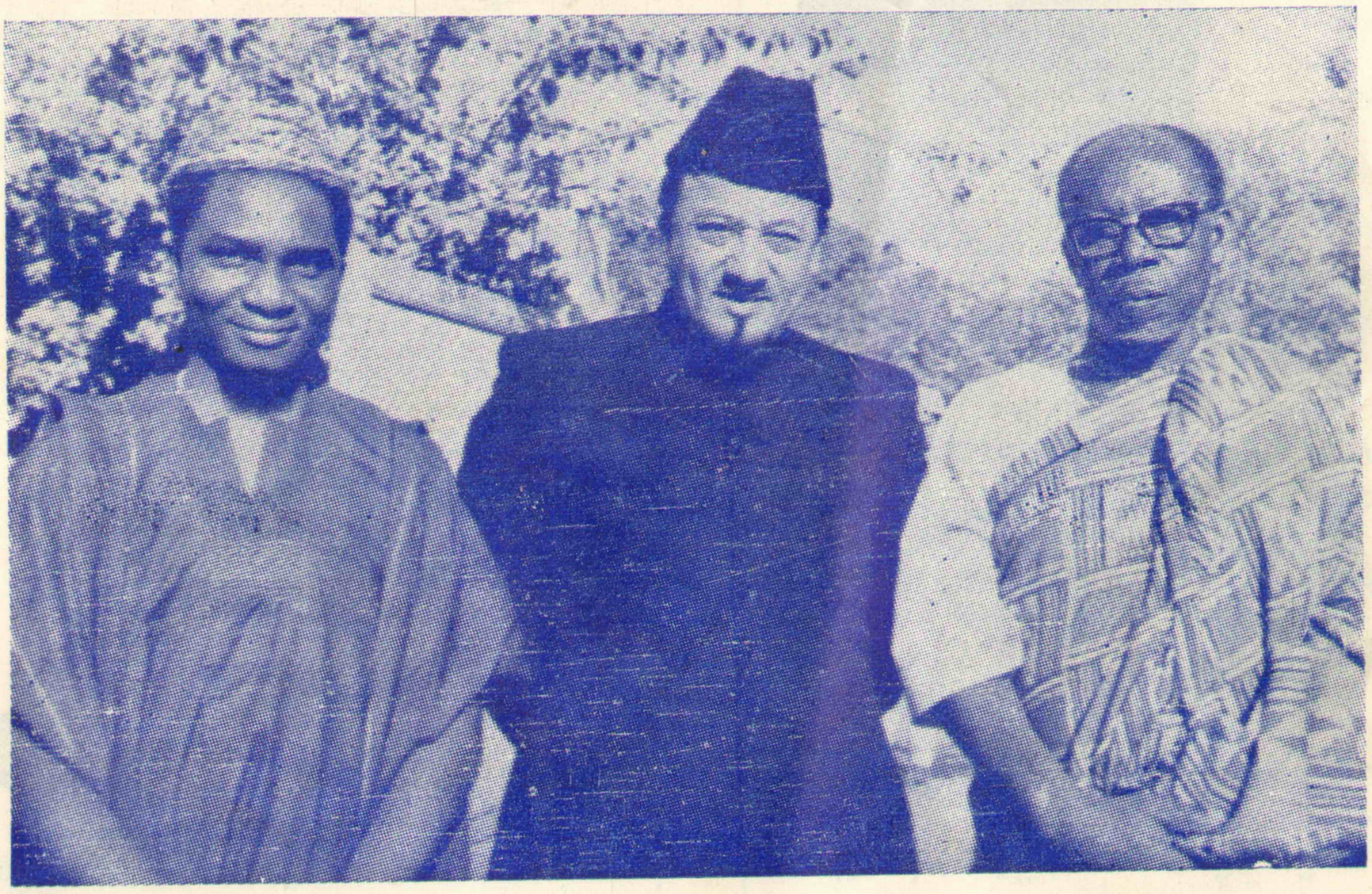

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad with Mr. Zafrullah Ilyas of Nigeria and Mr. T.B. Foon of Gambia who recently visited Rabwah

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہوجاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور
کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوایئے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے ۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو ۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

الہام حضرت مسیح موعودؑ

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

امان ۱۳۴۹ ہش

مارچ ۱۹۷۰ء

نیم سیفی

ایڈیٹر

چندہ سالانہ ۲ روپے ● فی پرچہ ۲۰ پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

ترتیب

○	پیشگوئی مصلح موعود	۲
○	تکبر	۴
○	ایک شعر	۴
○	یوگوسلاویہ	۵
○	تذکرہ و اذعقیدت (نظم)	۷
○	حضرت مسیح سرزمین حجاز میں	۹
○	یادِ مصلح موعودؓ (نظم)	۱۷
○	کارکنان اسلام	۱۸
○	تحریک جدید کا ایک مطالبہ	۲۲
○	اشتہارات	۲۳ تا ۲۵

پبلشر: عبداللطیف خان

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

تاریخ اشاعت: ہر ماہ کی پانچ تاریخ

●

کتابت: ہدایت احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۴۹ہش
مارچ ۱۹۷۰ء

اداریہ

پیشگوئی مصلح موعود

حقیت اسلام کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں شروع ہی سے ایک بے پایاں جوش پایا جاتا تھا۔ ہر لمحہ آپ کو یہی فکر دامنگیر رہتی تھی کہ جس طرح بھی ممکن ہو مخلوق خدا کو جو اپنے خالقِ حقیقی سے دُور جا پڑی تھی آستانۂ الوہیت پہ واپس لایا جائے اور یہ صرف اور صرف اسی طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام ——— اسلام ——— کے رُخ روشن سے پردہ اٹھا کر لوگوں کو اس کی تعلیمات پہ عمل کرنے کی دعوت دی جاتی۔ قبولیت اسلام کی دعوت کئی طریق سے دی جا سکتی تھی اسکی تعلیم کی خوبیاں واضح کی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کا اظہار کیا جاتا۔ دعاؤں کی قبولیت کا لوگوں کو یقین دلایا جاتا۔ یہ اور ایسے ہی متعدد دیگر طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمائے

اللہ تعالیٰ سے تعلق کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے از خود بھی نشانات عطا فرمائے اور حضور علیہ السلام نے بھی لوگوں کو دعوت دی کہ " اگر کوئی طالب صادق ایک برس تک میرے پاس قادیان آکر ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسا نشان درباره اثباتِ حقیت اسلام مفرد دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالا تر ہو۔"

اس دعوت کے پیش نظر قادیان کے ہندوؤں نے بھی درخواست کی کہ یہ دعوت دور دراز ممالک میں تو بھیج دی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور ان علاقوں کے لوگ چاہیں گے تو نشانات کا مطالبہ کریں گے ہی لیکن قادیان کے باشندے بھی نشان دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں چنانچہ حضور نے اللہ تعالیٰ سے نشان طلب کرنے کے لئے ہوشیارپور تشریف لے جاکر چالیس روز تک چلّہ کیا اور اس کے اختتام پر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو ایک پیشگوئی بیان فرمائی۔ جو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے " میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔" یہ پیشگوئی بعد میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہوئی اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پوری ہوئی اس پیشگوئی میں یوں تو بہت سی باتیں بیان ہوئی تھیں لیکن جن باتوں کو خاص اہمیت حاصل تھی اور جنہوں نے زیادہ نمایاں طور پر دُنیا کے سامنے آنا تھا وہ یہ تھیں! مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کے لئے فتح و ظفر کی کلید ثابت ہونا تھا۔ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنا تھا صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہونا تھا۔ مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرنا تھا۔ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم اور ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہونا تھا۔ پیشگوئی کے مصداق کا نزول مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہونا تھا۔ اور خدا نے اسے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح ڈالنی تھی اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہونا تھا۔ اسے حلیم جلد بڑھنا تھا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہونا تھا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانا تھا۔ قوموں نے اس سے برکت پانی تھی

یہ تمام علامات نہایت روشن دلائل کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس اطلاع سے بھی نوازا کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے اور اس نشان کے ظہور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اقتباس

تکبّر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو۔ قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا۔ کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلشانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت الٰہی جو جذباتِ نفسانی کے موادِ ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصّہ ہے اس کو اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۲۳/۱۴ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو گیا۔"

(تقریر جلسہ ص ۱۹)

ایک شعر

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
طالبانت در مقامِ دیگر اند

ترجمہ: دنیا اور اس کے لوگ سب شور و شر میں مصروف ہیں مگر تیرے طالب اور ہی مقام پہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس فارسی شعر میں گویا آج کل ہی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ ہر شخص مادیت کی طرف دوڑا چلا جا رہا ہے۔ روپیہ، روپیہ، روپیہ اور اس کے سوا کسی کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں، مادی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اس غرض کے لئے سر دھڑ کی بازی لگ رہی ہے کہ کسی طرح دوسروں سے زیادہ کما لیں اور زیادہ عیش کر لیں۔

صرف چند ایک لوگ ہیں جو اپنے خالقِ حقیقی کی طرف دھیان لگائے بیٹھے ہیں وہ اس بات سے قطعی بے نیاز ہیں کہ کوئی دوسرا دنیا کمانے کے لئے کیا کرتا ہے ان کا مقصد حقیقی تو ان کا خالق حقیقی ہے اور وہ اس پر نگاہ جمائے بیٹھے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اسی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آمین۔

یوگوسلاویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ کمیونسٹ ممالک میں سے سب سے پہلے یوگوسلاویہ میں احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے یوگوسلاویہ کے متعلق بعض تاریخی اور جغرافیائی امور قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں:۔

یوگوسلاویہ کی حدیں البانیہ، یونان، بلغاریہ، رومانیہ ہنگری، آسٹریا اور اٹلی سے ملتی ہیں اور یہ ملک وفاقی طور پر چھ ریاستوں پر مشتمل ہے ان چھ ریاستوں کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ سربیا ۲۔ کروشیا ۳۔ بوسنیا ہرزے گووینا
۴۔ سلووینیا ۵۔ مقدونیہ ۶۔ مونٹے نیگرو۔

رقبہ کے لحاظ سے یہ ملک یورپ میں نویں درجہ پر آتا ہے۔ اٹلی سے چھوٹا ہے اور برطانیہ سے بڑا۔ یہاں متعدد دھاتیں دستیاب ہوتی ہیں اور ان میں سے اکثر سربیا اور مقدونیہ میں ملتی ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں مردم شماری کے مطابق یوگوسلاویہ کے باشندوں کی تعداد ایک کروڑ پچاس لاکھ تھی لیکن ۱۹۶۵ء میں جو اندازہ لگایا گیا تھا اس کے مطابق آبادی دو کروڑ ہو چکی تھی ان میں ۸۸ فی صدی مندرجہ ذیل قوموں کے لوگ ہیں۔ ۱۔ سرب ۲۔ کروٹ ۳۔ سلوون ۴۔ مقدونی۔ اور ۵۔ مونٹے نیگری اور باقی بارہ فی صد میں شپ تر ہنگری۔ ترک۔ سلوواک۔ رومانیہ، بلغاریہ، چیکو سلواکیہ اور اطالیہ کے لوگ ہیں۔ اگرچہ چند ایک لوگ ایجاد سلکی اور اسے کاد سکی زبانیں بھی بولتے ہیں لیکن دراصل یوگوسلاویہ کی زبان "سربو کروشین" ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جنوبی "سلاو" کی آمد سے قبل بھی بلقان کا علاقہ تاریخی دلچسپیوں سے بھرپور تھا۔ قبل از تاریخ کے زمانہ سے لے کر تاریخی زمانہ کے آغاز تک بلقان میں الیرین (ILLYRIANS) مغرب میں اور تھریشیان (THRACIANS) مشرق میں آباد تھے۔ اگرچہ ان کا معاشرہ قبائلی تھا۔ لیکن اونچے طبقہ کے لوگ نہایت شاہانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ بعض علاقے اطالوی اثر سے متاثر تھے اور جب یونان نے یہاں نوآبادیات قائم کیں تو یہ اثر اور بھی گہرا ہو گیا۔ یہ پانچویں صدی قبل مسیح کی بات ہے اس کے بعد دو تین صدیوں تک ارد گرد کے مختلف ممالک کے لوگ یہاں آکر آباد ہونے شروع ہو گئے اور ایسی نوآبادیوں ہی کے نتیجہ میں یوگوسلاویہ میں اب متعدد قومیں آباد ہیں۔

رومی فوجوں نے ۲۲۸ قبل مسیح "الیرین" قبیلہ کی ملکہ ٹیوٹا (TEUTA) کو شکست دی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ۱۰۶ عیسوی میں شہنشاہ ٹروجان نے ڈے شیا (DACIA) پر قبضہ کرلیا تو سارا علاقہ رومی سلطنت کے زیر اثر آگیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک کی یوگوسلاویہ کی تاریخ متعدد نشیب و فراز دیکھ چکی ہے۔

مشرق و مغرب کے تصادم کے نتیجہ میں سولہویں صدی میں یوگوسلاویہ ترکی اور آسٹریا کے درمیان نزاع کا باعث بنا ہوا تھا۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ترکی کے حاکم مذہبی رواداری کے قائل تھے اور یوگوسلاویہ کے جس حصہ پر ان کی حکومت تھی وہاں مقامی لوگوں کو اپنے مذہب کی پوری پوری آزادی تھی۔ ۱۸۰۴ء میں سربیا کے باشندوں نے ترکی کی حکومت کے خلاف بغاوت کی اور کارڈورڈے پیٹروویک KARADORDE PETROVIC کی قیادت میں اپنے ملک کو بیرونی اثرات سے آزاد کرالیا۔ اور بلغراد یوگوسلاویہ کا دارالخلافہ قرار پایا۔

۱۹۲۹ء میں سربیا۔ کروٹ اور سلووین کی ریاستوں کو متحد کرکے اس سارے علاقہ کو یوگوسلاویہ کا نام دیا گیا۔ شاہ الیگزنڈر کارڈورڈوک (اول) نے ۶ جنوری ۱۹۲۹ء کو پارلیمنٹ توڑ دی اور ڈکٹیٹرشپ قائم کی۔ اس ڈکٹیٹرشپ کو لوگ زیادہ دیر برداشت نہ کرسکے چنانچہ ۱۹۳۴ء میں ان کو قتل کردیا گیا۔ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو جرمنی، اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان ایک سیاسی جنگی معاہدہ ہوا لیکن دو ہی روز بعد یوگوسلاویہ کے عوام نے بغاوت کرکے اس معاہدہ کی دھجیاں اڑادیں

اس وقت جس کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت ملک کا نظام چلایا جارہا ہے وہ سات اپریل ۱۹۶۳ء کو منظور کی گئی تھی۔

۱۹۶۵ء کی ابتداء میں اخبارات کی مجموعی اشاعت[۴]

---

[۴] انہتر کروڑ سالانہ تھی۔ اور رسالوں کی اشاعت (مجموعی) ساڑھے چار کروڑ تھی۔ اُس وقت (۱۹۶۵ء کی ابتداء میں) ۲۳ روزنامے ۶۶ ہفت روزے اور پندرہ روزے۔ اور ۳۹ ماہنامے یا "گاہ گاہ نامے" مختلف زبانوں میں شائع ہوتے تھے۔

تبصرہ

ہفت روزہ "لاہور" لاہور

ایڈیٹر ثاقب زیروی

ثاقب زیروی صاحب کہ شاعر ہونے کے علاوہ ایک منجھے ہوئے صحافی بھی ہیں اپنے پرچہ لاہور کے خاص نمبر نکالنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اس وقت لاھور کا وہ خاص نمبر ہمارے سامنے ہے جو گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا گیا تھا اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک انتہائی اہم بیان — جو اسلام اور سوشلزم سے متعلق ہے — کے علاوہ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں احمدیہ جماعت کی شبانہ روز مساعی اور اس کے بعض خصوصی پہلوؤں کو خوب خوب اجاگر کیا گیا ہے

بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی برسی کی مناسبت سے ایک مضمون قائداعظمؒ کے متعلق بھی شامل شمارہ ہے اور اسیطرح گذشتہ جنگ ہند و پاک کی ایک ہلکی سی جھلک" کچھ یادیں کچھ باتیں" بھی سید ضمیر جعفری کے قلم سے دکھائی گئی ہے۔

قیمت پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ: دفتر لاھور۔ بیڈن روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور

نذرانۂ عقیدت

فلک بارگاہ و ثریا مقام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام
اے موعودِ اقوام عالم امام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بزورِ محمدؐ اے عالی مقام علیک الصلوٰۃ علیک السلام
ظہورِ تجلّی نحیر الانام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

اے مہدیٔ دوراں مسیح زماں گلستان اسلام کے باغباں
چمن بندیٔ دین ہے تیرا کام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ترے نُور سے معصیت مٹ گئی اندھیرا چھٹا روشنی ہو گئی
تُو ہے چودھویں شب کا ماہ تمام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

براہین کا مل سے اسلام کو ہے ادیان باطل پہ غالب کیا
تجھی سے ہے اسلام کا آج نام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ترا ذکر ہے صاف قرآن میں بشارات تری احادیث میں
تو موعودِ برحق ہے ذی الاحترام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بشارت تری ابن مریم نے دی کہ جو سورۂ صف میں مذکور ہے
تُو ہی اس کا مصداق ہے لاکلام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

مئے معرفت اوّلیں کو ملی تو ہم آخرین تشنہ لب کیوں رہیں
پلا دے وہی زندگی بخش جام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تو آدمؑ بھی ہے اور موسیٰؑ بھی ہے براہیمؑ بھی ہے تو عیسیٰؑ بھی ہے
تو ہے سارے نبیوں کا قائم مقام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تُو اللہ کا وہ جری ہے جسے سارے نبیوں کے جلّوں میں بھیجا گیا
مگر ہے محمدؐ کا مخلص غلام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

تُو وہ ہے کہ جس کے لئے کنواریاں تھیں انیس سو سال سے منتظر
تُو ہے شاہزادہ عالی مقام علیکِ الصلوٰۃ علیک السلام

فلک پہ مہ و مہر گہنا گئے صداقت تری کے نشاں بن گئے۔
ہے کیا ہی تری شان امام ہمام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

خدا کی محبت غذا ہے تری محمدؐ کی طاعت ترا کام ہے
غلام احمدِ قادیانی ہے نام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بفضلِ خدا و طفیلِ نبیؐ جو قرآں کی پیروی تُو نے کی!
بکثرت خدا سے ہوا ہم کلام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

ہے بعثت تری انقلاب آفریں نیا آسماں ہے نئی ہے زمیں
بتائید حق دائمی نو نظام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

براہین کی تیغ سے تو نے کی پیدائیدِ قرآں کسرِ صلیب
مسیحِ محمدؐ اے معجز کلام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

جو مدّ مقابل ہوا مٹ گیا ہو ڈوبی کہ بوتالوی مولوی
وہ عبداللہ آتھم ہو یا لیکھرام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

نبوت کا تجھ کو ملا مرتبہ تو عیسیٰ سے ہر بات میں بڑھ گیا
طفیلِ غلامیٔ خیر الانام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تری شان و عظمت تری منزلت اسی سے ہے ظاہر کہ تیرے لئے
ہے خود تیرے آقا نے بھیجا سلام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

تجھے بھیجتے ہیں درود و سلام عرب کے ولی ہند کے صوفیا
ہے صبح و مسا وردِ ابدال شام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تجھے حق نے ہیں وہ فدائی دیئے جو شیدائی ہیں دین اسلام کے
ہے بسمل بھی تیرا اک ادنےٰ غلام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

(آزاد انصاری)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سرزمین حجاز میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

انیسویں صدی کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ عظیم الشان تحقیق دنیا کے سامنے پیش کی کہ صلیبی حادثہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچ گئے تھے۔ صلیب کے بعد آپ کچھ مدت تک یہودیہ اور گلیل میں مخفی طور پر اپنے شاگردوں کو ملتے رہے۔ بالآخر جب رومی حکومت میں رہنا دوبھر ہو گیا تو آپ ارض کنعان سے ہجرت کر گئے۔ لیکن حواریوں کے ساتھ آپ کا عہد تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔ اور ضرور پھر ملیں گے۔ آپ اردگرد کے ممالک میں ایک عرصہ تک گھومتے رہے۔ جہاں جہاں یہودی آباد تھے وہاں پہنچے ایک مدت کے بعد حسب وعدہ دوبارہ کنعان گئے۔ پھر وہاں سے آپ نے بلاد شرقیہ میں بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ کے پاس آنے کا پروگرام بنایا جو کہ عراق عرب، ایران، افغانستان اور کشمیر میں جگہ جگہ قبائل کی صورت میں آباد تھے۔ آپ نے ان قبائل تک پیغام حق پہنچایا۔ یہاں تک کہ ۱۲۵ سال کی عمر میں کشمیر میں فوت ہوئے اور سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ ایک مکان سے دوسرے مکانوں کی طرف نقل کرتا رہ یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جاتا کہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے"

اس حدیث کی تائید انجیل یوحنا سے ہوتی ہے اس انجیل میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے اپنی وصیت میں فرمایا:

"میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کر دوں"

(یوحنا ۱۴/۲)

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے۔ اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سیر کرتے تھے اور جہاں شام پڑتی تھی تو جنگل کے

بقولات میں سے کچھ کھاتے تھے۔ اور
خالص پانی پیتے تھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا:-

سب سے پیارے خدا کی جناب میں
وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں پوچھا گیا کہ غریب
کے کیا معنے ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح
کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے
ہیں"

بالآخر حضرت جبریل نے اُس مرض میں جس میں حضور فوت ہوئے سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ۱۲۵ برس عمر پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذکورہ حوالے پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسولاً ان بنی اسرائیل تھے اپنا مشن پورا کرنے کے لئے آپ بنی اسرائیل کے منتشر قبائل کے پاس پہنچے "مسیح ہندوستان میں" آپ نے یہ بھی بتایا کہ بنی اسرائیل کے قبائل حجاز سے لے کر عراق تک اور پھر ایران افغانستان اور کشمیر تک پھیلے ہوئے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عمر کا بڑا حصہ جو سیاحت میں بسر کیا اس میں یہی سفر تھا کہ وہ مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے یہود تک پیغام حق پہنچانا چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تحقیق "مسیح ہندوستان میں" پیش کی ہے اس کی رُو سے حضرت عیسیٰ صلیب کے بعد بہت عرصہ تک اردگرد کے ممالک میں سیاحت کرتے رہے حسب وعدہ دوبارہ حواریوں سے ملے پھر آپ بلاد شرقیہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔ اس درمیانی عرصہ میں کیا آپ سرزمین حجاز میں بھی گئے؟ یہ امر قابل غور ہے۔ حضرت مسیح کا حجاز میں جانا ضروری تھا۔ کیونکہ حجاز میں جگہ جگہ اسرائیلی قبائل زمانہ قدیم سے بسے ہوئے تھے۔ نبی موعود کے انتظار میں بھی یہودی صوفیا حجاز میں آن بسے تھے وہ حکمت اس سبب سے کہ "حضرت مسیح" کی پیدائش پر آئے یا وہ یہود عرب جو واقعہ صلیب کے چالیس دن بعد زائرین کے ساتھ یروشلم میں داخل ہوئے اور حلقہ بگوش عیسائیت ہوئے (اعمال الرسل) ان کی دعوت پر آپ کا عرب میں جانا بالکل قرین قیاس ہے۔ پھر عرب میں آپ رومنوں اور یہودیوں کی دستبرد سے کلیتہً محفوظ تھے۔ یہودیہ کے متصل مشرق میں نبطی عربوں کی سلطنت تھی۔ نبطی رومنوں کے دشمن تھے۔ ان کے دل میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بڑی قدر تھی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ نبطیوں کے بادشاہ کی بیٹی یہودیہ کے حکمران ہیرودیس سے بیاہی ہوئی تھی۔ ہیرودیس نے خلاف شرع اپنے بھائی کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس گناہ کے خلاف آواز اُٹھائی جس کی پاداش میں وہ قید ہوئے۔ پھر سلومی جو ہیرودیس کی بھتیجی تھی کے رقص سے خوش ہو کر اس کے مطالبہ پر اس پیغمبر کا سر قلم کر کے طشتری میں رکھ کر نابکار رقاصہ کے پیش کیا گیا۔ نبطی شہزادی اپنی سوکن کے اس دل دہلا دینے والے ظلم سے بیزار ہو کر اس ناپاک کاروائی سے متنفر ہو کر اپنے باپ کے پاس بھاگ گئی اس کے باپ کا نام اریتاس شاہ نبطیہ تھا اس نے ہیرودیس کی سلطنت پر حملہ کیا اور سرحدی مقامات پر اسے شکست فاش دی۔

اس کے بعد ہیرود لیس روم میں بڑی ذلت اٹھا کر گرفتار ہوا
رومنوں نے اسے ہسپانیہ میں جلاوطن کر دیا جہاں وہ اور
اس کا خاندان سخت تکلیف میں مبتلا ہو کر کیفر کردار کو پہنچے۔
ان حالات سے ظاہر ہے کہ بنطی شہزادی کے دل میں
حضرت یحیٰی علیہ السلام کی کتنی بڑی قدر ہو گی۔ حضرت عیسٰے
علیہ السلام حضرت یحیٰی کے قریبی عزیز تھے وہ صلیب سے
بچ کر اگر کہیں قرب و جوار میں پناہ حاصل کر سکتے تھے تو وہ
بنطیہ تھا۔ جس کی سرحدیں یہودیہ سے ملی ہوئی تھیں سلطنت
بنطیہ میں شمالی حجاز کی سرزمین بھی شامل تھی قرائن بتاتے ہیں کہ
بنطیہ سے حضرت عیسٰے علیہ السلام سرزمین حجاز میں داخل ہوئے
آپ یثرب میں آئے یہاں سے آپ حج کعبۃ اللہ کے لئے
مکہ معظمہ پہنچے۔ مناسک حج ادا کئے۔ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے روشن اور واضح کشوف میں سلسلہ موسویہ
کے پہلے اور آخری پیغمبر کو فریضہ حج سے متمتع ہوتے ہوئے
دیکھا۔ آپ کے کشوف کی تائید میں بہت سے شواہد مل چکے
ہیں۔ حضرت موسٰے علیہ السلام کے حج کا ثبوت عہد نامہ
تورات سے مل جاتا ہے۔ فرعون کے دربار میں کلیم اللہ
نے درخواست پیش کی کہ بنی اسرائیل کے ہمراہ ہم نے
حج یہواہ کے لئے مدبر یعنی بیابان عرب میں جانا ہے ہمیں
اجازت دیجئے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی حجاز میں آمد اور
حج کے ثبوت اس مقالہ میں پیش کئے جاتے ہیں:

(۱)

آج سے ساڑھے گیارہ سو سال پہلے ابی الولید
محمد بن عبداللہ بن احمد الازرقی نے ایک نادر کتاب "اخبار مکہ"
کے نام سے مرتب کی۔ اس مہتم بالشان کتاب کا ایک
باب "حج الانبیاء" کے عنوان سے لکھا گیا۔ اس باب میں
سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث انبیاء سابق
کے حج کے بارہ میں درج ہیں۔ حضرت موسٰے یونس بن متی
اور حضرت عیسٰے علیہما السلام کے حج کے متعلق ایک جامع
حدیث درج ذیل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قال عثمان واخبرنی صادقٌ
انه بلغه ان رسول الله
صلعم قال لقد مرّ بفج
الرّوحاء اوقال مرّ بهذا
الفج سبعون نبیا علی
نُوق حُمر خطمها اللیف
ولبوسهم العبار وتلبیتهم
شتیٌّ۔ منهم یونس بن متی
فکان یونس یقول لبیک
فراج الکرب لبیک وکان
موسیٰ یقول لبیک انا عبدك
لدیك لبیک قال تلبیة عیسیٰ
لبیك انا عبدك ابن امتك
بنت عبدیك لبیك

عثمان فرماتے ہیں کہ مجھے صادق نے سنایا
کہ انہیں روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ فج الروحا یا فرمایا کہ اس وادی سے
میں سے ستر نبی گذرے ہیں جو سرخ اونٹوں پر سوار تھے
اور ان اونٹوں کی مہاریں کھجور کی چھال کی تھیں اور ان نبیوں
کے لباس کھچے تھے۔ وہ مختلف الفاظ میں لبیک کہتے

تھے۔ ان میں سے ایک حضرت یونس بن متی بھی تھے چنانچہ یونس کہتے تھے "میں حاضر ہوں اے گھبراہٹ کے دُور کرنے والے میں حاضر ہوں" اور موسےٰ کہتے تھے "میں حاضر ہوں تیرا بندہ ہوں تیرے پاس ہوں اور میں حاضر ہوں" اور عیسےٰ کہتے "میں حاضر ہوں تیری بندی کا بیٹا ہوں جو تیرے دونوں (نیک) بندوں کی بیٹی تھی میں حاضر ہوں"

(اخبار مکہ و طبعہ مکتبہ خیاط بیروت ص ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آگے چل کر تعظیم الحرم کے باب میں ایک حدیث لائے ہیں جو کہ درج ذیل ہے۔

حدثنا الوا سولید قال حدثنی
حجّاج حدثنا ابراھیم حدثنا
محمد ابن سوقہ عن عکرمہ
عن ابن عباس انہٗ وقال جمع
الحواریون فلما دخلوا الحرم
مشوا تعظیماً للحرم۔

(ص ۳۶۶)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حواری جب حج کے لئے آئے تو وہ حدود حرم میں تعظیماً ننگے پاؤں چلے

ان دو روائتوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حواریان مسیح کے حج کا واضح ذکر ہے۔

(۲)

تاریخ طبری میں ہے مدینہ منورہ کے نواح میں ایک پہاڑی پر ایک بڑی قبر تھی جس پر دو بڑے بڑے پتھر تھے ان دونوں پتھروں پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک پتھر سریانی اور یمنی اہل کتاب کے پیش کیا گیا وہ اسے پڑھ نہ سکے لیکن کچھ لوگ فارس سے آئے جو اہل ماہ کہلاتے تھے انہوں نے لکھا ہوا پڑھ لیا۔ اس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ عیسےٰ بن مریم رسول اللہ کی قبر ہے۔ وہ بلاد عرب میں تشریف لائے جب وہ فوت ہو گئے تو اس زمانہ کے لوگوں نے ان کو اس پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیا۔

(تاریخ الرسل والملوک ابن جریر طبری ۳۱۰ھ ص ۶۲۵، ۶۲۶)

ظاہر ہے کہ کتبہ بہت بجھا ہوا تھا۔ تبھی اسے سریانی اور یمنی علماء پڑھ نہیں سکے۔ روایت کا آخری حصہ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ عبرانی میں قبۃ کے معنے گنبد دار کوٹھری کے ہیں۔ تورات میں بھی یہ لفظ خلوت خانہ کے معنوں میں آیا ہے (گنتی ۲۵/۸) اسے غلطی سے قبر پڑھ لیا گیا یہ گرا ہوا قبہ تھا۔ جسے اہل مدینہ قبر سمجھتے تھے۔ قرون اولےٰ میں عبرانی یا ارامی کا جو رسم الخط مروج تھا اس میں ہ اور ح میں ایک لکیر کا فرق ہے اگر یہ لکیر بجھ گئی ہو تو قبہ کا قبر پڑھا جائے گا۔ قبہ کے آخر میں ہ ہے اسے یوں لکھا جاتا۔ ה اور ح کو اس طرح ח ظاہر ہے آخری لکیر دور زمانہ کی وجہ سے مٹ جائے تو قبہ کا قبر بن جائے گا۔ چونکہ غلطی سے اس لفظ کو قبر پڑھ لیا گیا اس لئے روایت میں یہ حصہ کہ وہ فوت ہو گئے اور انہیں دفن کر دیا گیا بڑھا دیا گیا غالباً کتبہ کا اصل مفہوم صرف اتنا تھا۔

هذا قبّتہ رسول اللہ
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
الیٰ اھل ھٰذہ البلاد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی حصہ زیب داستان ہے تو یا اصل کتبہ صرف اتنا تھا کہ یہ فرودگاہ رسول اللہ عیسیٰ بن مریم کی ہے جو کہ ان بلاد کی طرف آئے تھے۔

دوسرا قرینہ یہ ہے کہ قرون اولیٰ کے کتاب عرب ہیں جو کہ عیسائی دور سے تعلق رکھتے ہیں قبہ کا لفظ مقدس خیمہ یا فرودگاہ کے طور پر مستعمل تھا۔ طریدہ اپنی کتاب

WHAT I MEAN THESE STONES!

میں لکھتے ہیں:

1- One of the Arabic names for the portable sacred tent was qubbah, and this word has been pointed out by Prof. Harold Ingholt in an Aramaic inscription of Palmyra.

Palmyrenes reliefs, terra cottas, and. tesseral, moreover, represent what appear to be such sacred tents carried by camels. It would seem, therefore, that the practice existed already among the Palmyrenes in the early Christian Centuries

... ...

2- From the Arabic and Palmyrene usage Ingholt infers that the Qubba here (in Torah) means the whole sanctuary, including tents for the attendants as well as the one in which the Ark was kept.

P. 201. 202

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ قرون اولیٰ میں تمبو وغیرہ کو تابوت میں ڈال کر خیمہ اجتماع میں رکھا جاتا۔ اسے عرب قبہ کہتے تھے۔ ارامی کتبات کی رُو سے قبہ میں معبد اور فرودگاہ کے خیمے سبھی کچھ شامل تھے۔ دمشق کے شمال میں تدمری یعنی پامیری کتبات اور عربی قبائل میں اس قسم کے سفری خیموں کو قبہ کہتے تھے۔ تورات میں بھی یہ لفظ فرودگاہ یا خلوت خانہ کے معنوں میں آیا ہے۔

بہرحال شام و حجاز کے کتبات میں قبہ کے معنے مقدس فرودگاہ کے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان ارامی میں یہ لفظ مستعمل تھا۔

عرب میں آج بھی مزاروں پر جو عمارت بنائی جاتی ہے اسے قبہ کہتے ہیں۔ قبہ کے معنے گنبد نما کوٹھڑی کے ہیں۔ قبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قبہ میں چونکہ گہرا تعلق ہے۔ اس لئے قبہ کا قبر سمجھ لینا زیادہ قرین قیاس ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان میں قبہ کے معنے مقدس فرودگاہ کے ہیں۔

تاریخ طبری کے اس حوالے سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلاد حجاز میں پھرتے رہے یثرب میں بھی آئے۔ یہاں آپ کی فرودگاہ بنائی گئی۔

(۳)

شیعہ لٹریچر میں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے حواری صحرائے عرب میں گھومتے رہے وہ ارض کربلا میں بھی پہنچے لسان الذاکرین میں ہے۔

"مروی است کہ حضرت عیسےٰ در صحرائے با حواریوں سیاحت مے نمود بصحرائے کربلا عبور فرمود"

(جلد ۱ ص ۵۳)

یعنی روایت ہے کہ حضرت عیسےٰ حواریوں سمیت صحرا (عرب) میں سیاحت کرتے تھے۔ تو صحرائے کربلا سے بھی ان کا گزر ہوا۔

بحار الانوار میں ہے

حضرت عیسیٰ بن مریم ارض کربلا سے گزرے تھے اور وہ حواریوں کے ساتھ یہاں بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ زمین ہے جہاں احمد رسول اللہ کا فرزند مارا جائے گا۔" (جلد ۱۳ صہ ۱۵۵)

اب ہم انجیل کے بعض حوالوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

پولوس رسول کہتا ہے کہ صلیبی موت سے زندہ ہو کر یسوع سب سے پہلے "کیفا (پطرس) کو دکھائی دیا۔ اور اس کے بعد اُن بارہ (شاگردوں) کو دکھائی دیا۔ پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سب رسولوں کو اور سب سے پیچھے مجھ کو جو اُدھورے دِنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیا۔ کیونکہ میں رسولوں میں سے سب سے چھوٹا ہوں۔ بلکہ رسول کہلانے کے لائق نہیں اس لئے کہ میں نے خدا کی کلیسیا کو ستایا تھا"

(کرنتھیوں ۱ باب ۱۵ آیات ۵ تا ۹)

اس حوالہ میں صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی شاگردوں سے ملاقاتوں کا ذکر ہے پولوس رسول نے حضرت مسیح ناصری سے ملاقات کہاں کی تھی؟ ایک دوسرے خط میں پولوس کہتا ہے

"جب خدا کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ میں قوموں میں اس کی خوشخبری دوں۔ تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشلم میں ان کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا"۔ (گلتیوں ۱ باب ۱۵-۱۷ نیو ورلڈ ورژن)

پولوس عرب کے اس حصہ میں گیا تھا جہاں ہاجرہ کے فرزند بسے ہوئے تھے (گلتیوں ۴/۲۵) اعمال الرسل میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے دمشق کے قریب ایک مکاشفہ میں یسوع پولوس پر ظاہر ہوئے۔ پولوس کہتا ہے کہ دوپہر کے قریب یکایک ایک بڑا نور آسمان سے میرے گرداگرد آچمکا اور میں زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سُنی کہ

لے ساؤل لے ساؤل تو مجھے کیوں

ستاتا ہے "۔ (اعمال ۲۲ باب)

اس روحانی تجربہ کے بعد پولوس یسوع کے دامن سے وابستہ ہوگیا اور سیدھا عرب میں پہنچا آخر کیوں! اس کا کوئی تسلی بخش جواب کسی عالم سے بن نہیں پڑا۔ اسی خط میں پولوس نبی ہاجرہ اور عرب کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ اس وقت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بنو ہاجرہ کے علاقہ میں تھے تو بات صاف ہو جاتی ہے۔ پولوس کو مذکورہ کشف کے بعد جب معلوم ہوا کہ یسوع مدمن حدود سے نکل کر حجاز میں پناہ گزیں ہیں تو وہ یروشلم میں آکر حواریوں کو ملنے کی بجائے اپنے آقا کی ملاقات کے لئے سیدھے عرب میں پہنچے۔ دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسرے حواری حضرت مسیح سے ملتے رہے۔ بالکل اسی طرح پولوس رسول کی ملاقات ہوئی یہ کہیں نہیں لکھا کہ حواریوں کی ملاقات گوشت پوست کے مسیحا سے ہوئی اور میری ملاقات محض روح سے۔ اس کے برعکس پولوس کہتے ہیں کہ بالکل دوسرے آدمیوں کی طرح ظاہر میں مجھ سے ملاقات ہوئی۔ کشفی آواز سننے کا الگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر ہے حقیقی ملاقات کا الگ۔ پولوس کے یہ الفاظ کہ

"جب خدا کی مرضی ہوئی کہ اپنے
بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے ....
تو میں فوراً عرب کو چلا گیا"

ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح اس زمانہ میں عرب میں تھے۔ الغرض مکاتیب پولوس کے بین السطور میں یسوع سرزمین عرب میں جادہ پیما نظر آتے ہیں اس نظریہ سے سارا اشکال دُور ہو جاتا ہے کہ آخر پولوس کشف میں یسوع کی آواز سن کر فوراً عرب کیوں چلے گئے تھے!

فی الجملہ جواب یہ ہے کہ ان کا آقا اس وقت عرب میں موجود تھا۔ جدید تحقیق کی رو سے پولوس پر اوّل عیسائیت میں مشرکانہ عقائد داخل کرنے کی مکمل ذمہ داری عائد نہیں ہوتی بلکہ ایک پولوس ثانی تھا۔ جس نے پولوس کے اصل خطوط کو بگاڑا اور دین عیسوی کو مشرکانہ عقائد دیئے)۔

دوسرا حوالہ انجیل مرقس کے ایک قدیم نسخہ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ارض مشرق میں چلے گئے تھے اور وہیں سے حواریوں کو مغرب میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ کوہ ایتھاس (یونان) کی قدیم خانقاہ سے انجیل مرقس کا ایک نسخہ ملا ہے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد

"یسوع کی فرمودہ تمام باتیں پطرس
کے ساتھیوں کو مختصر طور پر پہنچا دی گئیں
انہوں نے ان کو آگے پہنچا دیا۔ اس کے
بعد یسوع بذات خود مشرق سے ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہُوا اور اس نے ان لوگوں کے ذریعہ
مغرب میں "مقدس" بے عیب اور دائمی
نجات کے پیغام کو پہنچایا۔ آمین"

Canon and the Text
of the new Testament by
C. R. Gregory

قرن اوّل کا عالمی نقشہ ملاحظہ ہو۔ یہودیہ کے
عین مشرق میں نبطی عربوں کی مملکت ہے جو کہ حجاز تک
ممتد ہے گویا یسوع روحی حدود سے نکل کر نبطیہ میں
چلے گئے سبھی علماء مانتے ہیں کہ پولوس رسول بھی
نبطیہ میں پہنچے تھے مزید برآں بائیبل کے محاورہ
میں عرب کو ارضِ قدم یعنی سرزمین مشرق کہا گیا بات
بالکل صاف ہے کہ حواری اور پولوس گلیل کے علاوہ
عرب میں جاکر حضرت مسیح سے ملاقاتیں کرتے رہے

مقدس پطرس اپنے نامہ اوّل میں ایک اشارہ
کرتے ہیں اس اشارہ کو نئے عہد نامہ کا ناقابل حل
معمّہ سمجھا جاتا ہے۔

نامہ پطرس کا حوالہ ملاحظہ ہو:-

"اس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی
راستباز نے ناراستبازوں کے لئے
گناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اٹھایا
تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے وہ
جسم کے اعتبار سے تو موت کے
حوالے کیا گیا۔ لیکن رُوح میں زندہ کیا
گیا۔ اسی (احیاء ثانیہ کی حالت) میں
وہ اپنی راہ پر جادہ پیما ہُوا اور ان
رُوحوں میں جاکر منادی کی جو کہ قید میں
تھیں، جو اس اگلے زمانہ سے نافرمان
تھیں جب خدا نوح کے وقت میں تحمل
کر کے ٹھہرا رہا تھا ... اور
طوفان سے آٹھ جانیں بچی تھیں"

(پطرس نامہ اوّل نیو ورلڈ ٹرانسلیشن ۱۹۵۳ء ۳/۱۸)

اس حوالہ میں اشارہ ہے کہ صلیبی حادثہ کے بعد
نئی زندگی پاکر حضرت مسیح ان قیدی روحوں میں منادی
کے لئے گئے۔ جو طوفان نوح سے بچالی گئیں طوفان
نوح سرزمین دجلہ و فرات میں آیا تھا۔ عرب و حجاز اس
سے محفوظ رہے۔ عرب قبائل میں نبی موعود کی منادی
کے لئے حضرت مسیح کا آنا ایک تاریخی حقیقت
ہے جس کی طرف نامہ پطرس میں اشارہ ہے۔

ہمارے سکول

مغربی افریقہ میں سب سے پہلے احمدیہ
جماعت نے اسلامی سکولوں کا اجراء کیا تھا۔ اب
اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد اسلامی انجمنوں کے
سینکڑوں کی تعداد میں سکول قومی خدمت میں مصروف ہیں
۱۹۵۸ء میں ایک مصری نے ان علاقوں کے دورے
کے بعد حکومتی پرچہ میں اس بات کا اعتراف کیا کہ احمدیہ جماعت تمام
امور میں نہایت کامیاب ہے اور اس کے جاری کردہ سکول کامیابی
کے ساتھ چل رہے ہیں اگرچہ ان میں زیادہ تر طلباء غیر از جماعت ہیں،

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشانِ رحمتِ باری تھے مصلحِ موعود
وجود آپ کا تھا جیسے برکتوں کا وجود

ہر ایک فضل و عنایت کی تھی فراوانی
زمیں پہ جیسے کہ اترا ہوا ہو رب ودود

خدا کے قرب کی تھی اک علامتِ تاباں
نگاہ و دل کے لئے تھی ہر اک نظر مسعود

وہ اک جہان کے اسیروں کے غمگسار بنے
انہیں کے دم سے ہوا ہو گئیں رسوم و قیود

جو زندگی کی تمنا میں تھے ملول و حزیں!
عطا ہوئی ہے انہیں اک بقائے لامحدود

دبے پڑے تھے جو ظلمت میں اپنی قبروں کی
ہوا ہے ان کا چمکتی ہوئی فضا میں ورود

خدا نے آپ کہا 'نور ہے' وہ نور ہی نور
خدا نے آپ بتایا کہ ہیں وہی محمود

ہر ایک خطۂ ارضی پہ ان کا نام گیا
کسی مقام پہ شہرت نہ رہ سکی محدود

کلیدِ فتح و ظفر مل گئی مظفر کو
اگرچہ دیدۂ گریاں بنی ہے چشمِ حسود

نزول ان کا ہوا باعثِ ظہورِ جلال
دمِ مسیح سے ان کے فنا ہے مردود

ہر ایک مجرمِ گمرہ کی راہ ظاہر ہے
ہر ایک راہ جو باطل کی ہے، ہوئی مسدود

انہیں کی یاد ہے تزئینِ بزم کا باعث
نسیم ہو کے جدا بھی وہ ہم میں ہیں موجود

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی خبریں

کاروانِ اسلام

عطاء المجیب صاحب راشد

تحریک جدید کے بابرکت نظام کے ماتحت جماعت احمدیہ کے مبلغین اطراف عالم میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں دن رات مصروف ہیں۔ تبلیغ کے کام کے علاوہ جماعت کے دوستوں کی صحیح تربیت اور علمی ترقی کا انتظام کرنا بھی مبلغین کے فرائض میں داخل ہے۔ ذیل میں چند مشنوں کی مختصر مساعی کا ایک خاکہ پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مبلغین اسلام کس قدر محنت اور خلوص سے اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی مساعی کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

امریکہ

گزشتہ دنوں امریکہ میں ریڈیو پر ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا گیا جس میں ہمارے مبلغ مکرم سعید جاد علی صاحب کو بڑے عمدہ طور پر خدا کے اسلامی تصور پر خطاب کرنے کا موقع ملا۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:-

"واشنگٹن سے ۴۰ میل دور بالٹی مور (میری لینڈ) کے شہر میں ایک ریڈیو سٹیشن پر ایک مذہبی پروگرام دو گھنٹے کا ہوا جس میں ایک عیسائی پادری ایک یہودی راہبائی اور خاکسار کو اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے مدعو کیا گیا۔ اس پروگرام کا عنوان تھا "خدا" مقصد یہ تھا کہ ہر مذہب کا نمائندہ اپنے اپنے عقائد کے مطابق خدا کے تصور پر روشنی ڈالے اس کی صفات کو بیان کرے اور یہ کہ نوجوانوں کو ایک زندہ خدا کا یقین کس طرح دلایا جائے۔ یہ ایک Panel discussion تھی۔ پہلے پندرہ منٹ میں ہر مذہب کے نمائندے نے خدا کا تصور اور اس کی اچھی صفات بیان کیں اور پھر لوگوں نے پبلک کی طرف سے ٹیلیفون پر کال کر کے سوال کرنے اور Panel کی طرف سے ان کا جواب دیا جانے لگا۔ یہ سوال و جواب بعض اوقات

Panel کے ہر ممبر سے ذاتی طور پر پوچھے گئے اور بعض دفعہ Panel کے سب ممبروں کو باری باری جواب دینے کے لئے کہا گیا۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ دو گھنٹے کا یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور لاکھوں لوگوں تک اسلام اور احمدیت کی تعلیم اس شہر کے لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی فالحمد للہ علی ذالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی ۱۱ ویں سالانہ کانفرنس ۱۳ سے ۱۵ فروری تک بو میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ پانچ صد سے زائد افراد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے رشتہ پر درپیغامات کانفرنس کے دوران محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سیرالیون نے پڑھ کر سنائے۔ اس کانفرنس میں قومی اسمبلی کے ممبروں، پیرامائونٹ چیف اور متعدد اعلیٰ افسروں کے علاوہ سیرالیون حکومت کے تین وزیروں نے بھی شرکت کی۔ وزیر تجارت جناب ایم ایس فارنا نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جماعت کی کامیاب اور منظم مساعی کو بڑے اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا آپ نے خاص طور پر جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی کے شاندار نتائج کا عمدہ پیرائے میں ذکر کیا۔ وزیر اطلاعات جناب ابراہیم تقی نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک میں از سر نو اسلامی طرز زندگی کا احیاء کر کے اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی ہے

بو کے ریذیڈنٹ منسٹر پرنس آف دیم نے کہا کہ تبلیغ اور تعلیم کے میدان میں مسلمین احمدیت کی بے لوث کوششوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کوششیں ہمارے ملک کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں بہت مدد ثابت ہوں گی۔ پرنسپل ایجوکیشن آفیسر جناب مصطفےٰ ارنسی نے بھی بڑے عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔

سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل اور وزیراعظم کے خصوصی پیغامات بھی کانفرنس کے دوران پڑھ کر سنائے گئے۔ الحمد للہ کہ یہ کانفرنس تبلیغ اور تربیت ہر دو مقاصد کے لحاظ سے بہت کامیاب رہی۔ ریڈیو اور اخبارات نے کانفرنس کی خبریں وسیع پیمانہ پر شائع کیں۔

مارشیس

تحریک جدید وہ بابرکت نظام ہے جس کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے مارشیس سے ہمارے مبلغ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے لکھا ہے کہ وہاں پر اس بابرکت نظام کو متعارف کروانے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"ہفتہ تحریک جدید سب برانچوں میں خوب جوش سے منایا جا رہا ہے۔ خدام اور اطفال کے لئے تو بہت ہی دلچسپی کا باعث بنا ہے اخبار کے دو صفحات پر حضرت المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں تحریک جدید کا خلاصہ چھپوا کر گھر گھر تقسیم کروایا۔ ہر جگہ روزانہ جلسے ہو رہے ہیں۔ خاکسار بھی ہر روز ایک برانچ میں باقاعدگی

ہے جارہا ہے۔ بہر حال ہم ۱۹ مطالبات کو وضاحت
کے ساتھ احباب کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔"

۲۹ جنوری کو دارالسلام میں پاکستانی ہائی کمشنر برائے
السیوسی الشین کے ذریعہ اعزاز میں ایک اہم تقریب منعقد ہوئی
اس موقع پر مکرم مولوی منیر صاحب نے ہائی کمشنر کے نامزد
ہائی کمشنر برائے پاکستان مسٹر کاسن علی صاحب کو
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب اسلام اور
حقوق انسانی بطور تحفہ پیش کی۔ اسی تقریب میں جناب
کاسن علی صاحب نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کی
شخصیت اور کردار کی تعمیر میں پرائمری کے ایک احمدی استاد
کی نیک تربیت اور عمدہ اخلاق نے نمایاں کردار ادا کیا ہے

سیکنڈے نیویا

عید کی تقریب ایک خاص روحانی
عبادت ہونے کے علاوہ بیرونی ممالک میں احمدی احباب
کو باہم ملنے اور متعارف ہونے کا ایک خاص موقع مہیا
کرتی ہے۔ سیکنڈے نیویا سے مبلغ اسلام مکرم سید مسعود احمد
صاحب نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں عید الفطر کی تقریب
کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"عید الفطر مورخہ ۱۲ دسمبر بروز جمعہ پڑھی گئی باوجود
رخصت کا دن نہ ہونے کے مسجد کھچا کھچ نمازیوں سے بھر
گئی۔ نیچے ہال میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ بہت سے لوگوں
نے نیچے نہ ہونے کی وجہ سے ہال میں نماز پڑھی۔ خطبہ میں
رمضان اور عید کی فلاسفی اور اسلام کی حقیقت احمدیہ
لٹریچر کی روشنی میں بیان کی گئی۔ ظہرانہ میں تمام حاضرین
مدعو تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب
رہی۔ ایک روزانہ اخبار نے کافی لمبا نوٹ لکھا اور پریس
میں احمدی مبلغین کا ایک گروپ فوٹو بھی شائع کیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا

جماعت ہائے احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کا
۷۵ واں عظیم الشان جلسہ سالانہ سالٹ پانڈ میں
۸۔ ۹ اور ۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء کو بڑے اہتمام کے ساتھ
منعقد ہوا۔ اور تین روز کے بھرپور پروگراموں کے بعد
نہایت درجہ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ ان تین ایام
میں احباب جماعت نے اہم دینی و علمی تقاریر سے استفادہ
کرنے کے علاوہ اس ملک میں جماعتی ترقی کا شاندار نظارہ
دیکھا۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز
پیغام سے غانا کے احمدی احباب کو نوازا۔ حضور نے اپنے
اس پیغام میں احباب جماعت کو الٰہی صفات کا رنگ
اپنانے اور کامل عبد بننے کی تلقین فرمائی۔ علاوہ ازیں
مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و
وکیل التبشیر تحریک جدید نے بھی ایک خاص پیغام
ارسال فرمایا۔ سہ روزہ پیغامات افتتاحی اجلاس میں مکرم
الحاج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا نے پڑھ کر
سنائے۔ اس سالانہ جلسہ میں کل چھ اجلاس ہوئے جن میں
۱۲۔ اہم دینی موضوعات پر مفید علمی تقاریر ہوئیں۔ یہ امر
جلسہ سالانہ کی مقبولیت اور اہمیت پر دال ہے کہ غانا
کے وزیر مواصلات جناب ہارون ایسیکو، وزیر برائے
پارلیمانی امور آنریبل ب ک آدم اور جناب جے۔ ا۔ انول

ریجنل چیف ایگزیکٹو نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی اور اپنی تقاریر میں جماعت کی اسلامی خدمات کا بڑے اچھے انداز میں ذکر کیا۔ علاوہ ازیں حکومت غانا کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر بوزیا (Dr. Busia) نے جو بوجہ مصروفیت خود تشریف نہ لا سکے ان کانفرنس کے نام ایک خصوصی پیغام ارسال کیا جس میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ "ایک مذہبی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت سے خدا پر ایمان ہونے اور توکل کرنے کے نتیجہ میں آپ اس ملک کی حیات روحانیہ کے لئے بہت کچھ پیش کر سکتے ہیں"۔

یہ عاجز احباب جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگی کہ جماعت غانا کے اس جلسہ سالانہ میں اس ملک کے چھ ہزار سے زائد احمدیوں نے شرکت کی اور محبت و عقیدت کے ساتھ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ملک کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی خبروں کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک

مرکز سلسلہ میں واپسی

۱۔ مکرم مولوی محمد شفیق صاحب قیصر قریباً ایک سال تک یوگنڈا مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام کرنے کے بعد ۱۲ فروری کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ علالت کی وجہ سے آپ کو جلد واپس آنا پڑا ہے۔

۲۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ایم اے قریباً اڑھائی سال تک امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۱۴ فروری کو ربوہ واپس تشریف لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مورخہ ۱۶ فروری کو ربوہ واپس تشریف لائے آپ قریباً چار سال تک سنگاپور میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔

ان سب مبلغین کی آمد کے موقعہ پر احباب ربوہ نے ان کا پُرجوش استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے آمین۔

اسلامی لٹریچر

تبلیغ اسلام کے حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے اور کام کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے جس بات کی اشد ضرورت ہے وہ ہے لٹریچر کی تیاری چنانچہ تحریک جدید نے اس کی طرف خاص توجہ دی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلامی کتب تیار ہو رہی ہیں ——— اس سلسلہ میں تازہ ترین کوشش ترجمۃ القرآن انگریزی مع تفسیری نوٹس ہے۔ ایک ہی جلد میں قرآن کریم کی یہ تفسیر ایک یادگاری کارنامہ ہے،

تحریک جدید کا ایک مطالبہ!

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے :-

۱۔ "میں نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر وسعت نظر اور بلند ہمتی پیدا کریں دیکھو انگریز کس طرح دنیا میں پھیل گئے کسی وقت وہ ایسے ہی کمزور تھے جیسے آج ہم ہیں خدا کا قانون یہی ہے کہ جو دنیا کے لئے باہر نکلتا ہے خدا اس کے آگے دنیا کو ڈال دیتا ہے اور دنیا کی حکومت اسے عطا کر دیتا ہے اور اسی طرح جو دین کے لئے نکلتا ہے اُسے دین کی حکومت عطا کر دیتا ہے"

۲۔ "ایسے بے کار لوگ جن کو اس ملک میں کام نہیں ملتا۔ اگر باہر چلے جائیں تو بیرونی ممالک میں اپنے لئے ترقی کا راستہ نکال سکتے اور سلسلے کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام دنیا تمہاری میراث ہے اور خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ اُن جائز ذریعوں سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اُسے حاصل کرو اور اس کے حاصل کرنے کا پہلا قدم یہی ہے کہ ہمارے نوجوان دنیا میں نکل جائیں خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں"

(۱۔ خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۳۶ء ۲۔ خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۳۶ء)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ● اولین ● شہرۂ آفاق حبّ اٹھراجیٹڈ مکمل کورس بیس روپے	زود جام عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حب مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارے اصول صاف ستھرے اجزاء ★ دیانتدارانہ دواسازی ★ عمدہ پیکنگ غریبانہ قیمت ★ مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	نرینہ اولاد گولیاں انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ	معین الصحت تلی، جگر، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائینوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال لاہور فون ۲۶۲۳ / ۵۲۶۲۳

بواسیر کی حیرت انگیز دوا پائلز کیور

استعمال کرنے کے بعد مکرم و محترم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں تاکہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمہ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں میں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا آخر ڈاکٹر راجہ نذیر اینڈ کمپنی سے دوا خریدی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی دوائی کیا تھی گویا اس متعدی بیماری کے لئے ایٹم بم تھا" مکمل کورس ۱۰/- تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

دماغی امراض

مثلاً

مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس، جنون، دیوانگی

بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج۔

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم، دھدر، ابالچر، چنبل، گنج اور لوٹ کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدو دانے، ملپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چھٹہ

تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کے لئے
مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر
آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں
عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید
قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاط حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے
مفید عام گولیاں۔ قیمت مکمل کورس :- پندرہ روپے

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز
قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

سرخ خورشید

دھند، غبار، خارش، کلکے، موتیا بند اور
دیگر امراض چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب
قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

تبلیغی رسالہ

الفرقان

ماہنامہ ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ
ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ
سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین
چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر
بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ ۶ روپے مینجر الفرقان ربوہ

ہفت روزہ الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

الفضل ربوہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات
کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین
بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور
اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ
اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اسکی
توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے!